کم عمری کی شادی، عبدالرحمٰن بن سعد الشثری، ترجمہ: پروفیسر حافظ عبدالجبار۔ ناشر: مکتبہ بیت الاسلام، رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۳۸۔ قیمت: درج نہیں۔

کتاب میں کم عمری کی شادی کے حوالے سے تمام پہلوؤں سے جائزہ لیا گیا ہے: قرآن وحدیث کی روشنی میں کم عمری کی شادی، کم عمری کی شادی پر صحابہ وتابعین کا عمل اور صحابہ کرام اور علما کا اس کے جواز پر اجماع پر عمدہ گفتگو کی گئی ہے۔

کتاب پر حافظ ابتسام الٰہی ظہیر صاحب کا مقدمہ جامع تحریر ہے: ''مخصوص طبقہ جو کم عمری کی شادی کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی سمجھتا ہے اس سے تعلّق رکھنے والے بہت سے افراد اس حد تک آزاد خیال ہیں کہ ہم جنس پرستی کو جائز قرار دیتے ہیں اور اسکولوں کی سطح پر جنسی تعلیم کی وکالت کرتے ہوئے بھی نظر آتے ہیں''۔

کچھ عرصہ قبل اسلامی نظریاتی کونسل نے کم سنی کی شادی کو جائز قرار دیا تھا، جس کے بعد سندھ اسمبلی میں کم سنی کی شادی کے خلاف قرارداد پاس کی گئی۔ قرارداد کے مطابق دلھا اور دلھن کے والدین کو ایسی شادی کرنے کی صورت میں تین سال کی سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔ دوسری طرف انسان حیران رہ جاتا ہے کہ بہت سے یورپی معاشروں میں کم عمری کی شادی کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔ یونان، اسکاٹ لینڈ، آسٹریا، بلغاریہ، کروشیا اور چیک ری پبلک سمیت بہت سے ممالک میں لڑکی کے لیے شادی کی عمر ۱۶ برس، جب کہ ڈنمارک، ایستونیا، لتھوانیا، جارجیا میں شادی کی عمر کم ازکم ۱۵ برس ہے۔ اسی طرح جنوبی امریکا کے ممالک بولیویا اور یوراگائے میں شادی کی عمر کم ازکم ۱۴ برس ہے۔ ویٹی کن سے شائع ہونے والے کیتھولک چرچ کی معروف قانونی دستاویز کے مطابق لڑکا ۱۶ برس اور لڑکی ۱۴ برس میں شادی کرسکتے ہیں۔ پاکستان میں خصوصاً وکلا، قانون دان، پارلیمنٹرین کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ (شہزاد الحسن چشتی)

آہ بے تاثیر ہے......! عبداللہ طارق سہیل۔ ملنے کا پتا: کتاب سرائے، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۷۳۲۰۳۱۸۔ صفحات: ۴۰۸۔ قیمت: درج نہیں۔

آج کل اکثر اخباری کالموں کا علمی معیار، اتنا بلند نہیں کہ انھیں مستقل کتابوں کا حصّہ بنایا جائے، لیکن عبداللہ طارق سہیل کا نام اس لحاظ سے بھی لائقِ توجہ ہے کہ یہ قلم کار صرف صحافی ہی نہیں